فقہ التصوف

تصوف شریعت کی روشنی میں

﴿تیسری قسط﴾

حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانیؒ کی تجدید تصوف

اس مختصر سے مضمون میں حضرت مجدد صاحبؒ کے کارناموں اور تصوف کے اندر اصلاحات پر پوری طرح روشنی ڈالنے کی گنجائش نہیں۔ یہاں آپ کے صرف چند اقوال نقل کیے جاتے ہیں۔ جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ تصوف دراصل پوری طرح شریعت کا پابند رہنے کا نام ہے۔ ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں:

> شریعت کے تین جزو ہیں: علم، عمل اور اخلاص، ان کا حصول اللہ کی رضا کا حصول ہے اور یہی رضا دنیا و آخرت کی تمام سعادتوں سے بڑھ کر ہے۔ کوئی ایسا مطلب نہیں جس کے حاصل کرنے کے لئے شریعت کے سوا کسی اور چیز کی ضرورت پڑے۔ طریقت اور حقیقت شریعت کے تیسرے جزو یعنی اخلاص کے کامل کرنے میں شریعت کے خادم ہیں۔ یعنی ان دونوں کی تکمیل سے مقصود شریعت کی تکمیل ہے۔ کوئی اور امر اس کے علاوہ مطلوب نہیں۔ احوال و مواجید اور علوم و معارف جو صوفیاء کو اثنائے راہ میں حاصل ہوتے ہیں اصل مقصود نہیں بلکہ "خیالات" ہیں جن سے "اطفال" کی تربیت کی جاتی ہے، ان سب سے گزر کر مقام رضا تک پہنچنا ہے جو جذبۂ سلوک کا منتہا ہے تاکہ اخلاص حاصل ہو جائے۔۔ اخلاص مقام رضا کا آخری نتیجہ ہے۔(۱)

۱۔ مکتوبات، دفتر اول، مکتوب ۳۶ بنام ملا حاجی محمد لاہوری،

متعدد جگہ حضرت مجدد صاحبؒ نے طریقت یا اصلاح باطن (یعنی تصوف) کو شریعت کا ایک اہم جزو اور خادم بتایا ہے اور طریقت کو شریعت سے الگ کرنا الحاد اور زندقہ قرار دیا ہے۔ ایک اور جگہ تحریر فرماتے ہیں:

اپنے ظاہر کو ظاہر شریعت اور اپنے باطن کو باطن شریعت یعنی حقیقت سے آراستہ پیراستہ رکھیں کیونکہ "حقیقت" اور طریقت دونوں شریعت ہی کی حقیقت ہیں، نہ یہ کہ شریعت اور ہے اور طریقت و "حقیقت" کچھ اور۔ انہیں علیحدہ علیحدہ کرنا الحاد اور زندقہ ہے۔(۱)

ایک اور مکتوب میں تحریر کرتے ہیں:

شریعت اور حقیقت ایک دوسرے کا عین ہیں اور حقیقت میں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہیں۔ فرق صرف اجمال و تفصیل، کشف و استدلال، غیبت و حضوری، تعمل و عدم تعمل کا ہے۔ وہ احکام و علوم جو شریعت روشن کے موافق ظاہر اور معلوم ہوئے ہیں حق الیقین کی حقیقت ثابت ہونے کے بعد یہی احکام و علوم بعینہ تفصیلی طور پر منکشف ہو جاتے ہیں اور غیبت سے حضوری (و شہادت) میں آ جاتے ہیں اور کسب کا تکلف اور عمل کی بناوٹ درمیان سے اُٹھ جاتی ہے۔ مشائخ طریقت میں جس کسی سے (بالفرض) علم و عمل میں خلاف شریعت صادر ہوا ہے وہ سکر ہے۔ جو اثنائے راہ میں واقع ہوا کرتا ہے۔ نہایت النہایت کے منتہیوں کو سب صحو اور ہوشیاری ہے اور وقف ان کا مغلوب ہے اور حال و مقام ان کے کمال کے تابع۔(۲)

حضرت مجدد صاحبؒ ایک مکتوب میں تحریر کرتے ہیں:

شریعت کے اعمال اور طریقت و حقیقت کے احوال سے مقصود نفس کا

۱- مکتوبات، دفتر اول، مکتوب ۵۷، بنام شیخ محمد یوسف،

۲- مکتوبات، دفتر اول، مکتوب ۸۴، بنام سید احمد قادری،

پاک کرنا اور دل کا صاف کرنا ہے۔ جب تک نفس پاک اور دل تندرست نہ ہو جائے، ایمان (حقیقی) جس پر نجات کا مدار ہے حاصل نہیں ہوتا۔(۱)

ایک اور جگہ تحریر فرمایا:

طریق صوفیہ کے سلوک سے یہ مقصود ہے کہ احکام فقہ کے ادا کرنے میں آسانی ہو جائے اور وہ مشکل دور ہو جائے جو نفس کی امارگی سے پیدا ہوتی ہے اور اس فقیر کا یہ یقین ہے کہ طریق صوفیہ حقیقت میں علوم شرعیہ کا خادم ہے نہ کہ شریعت کے مخالف کوئی اور امر۔(۲)

غرض تمام مشائخ طریقت نے تصوف کو شریعت کا پابند کیا ہے اور ہر اس عمل پر نکیر کی ہے جو خلافِ شریعت ہے۔

۱۔ مکتوبات، دفتر اول، مکتوب ۹۱، بنام شیخ کبیر،

۲۔ مکتوبات، دفتر اول، مکتوب، ۲۱۰ بنا ملا شکیبی اصفہانی،